عمدۃ البیان
فی جواب
سوالاتِ اہلِ القادیان

(مطبوعہ ماہنامہ لانبی بعدی)

شمارہ ستمبر، اکتوبر، نومبر ۲۰۰۳ء

تصنیفِ لطیف

حضرت علامہ قاضی عبدالغفور پنجہ

(ضلع شاہپور، ڈاک خانہ مٹھہ ٹوانہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں نے اپنے مذہب کی صداقت کیلئے چند دلائل قرآن سے بصورت سوالات پیش کیے ہیں ان کو مع جوابات ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے تا کہ حق و باطل ظاہر ہو

سوال نمبر ۱:

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک الی ورافعک ومطہرک من الذین کفروا...... (الایۃ) ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا اور اٹھانے والا ہوں اور کافروں کے الزام سے پاک کرنے والا ہوں۔ اس کی تفسیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یوں فرمائی ہے کہ متوفیک کے معنی ممیتک کے کیے ہیں کہ میں نے تجھے مارا یعنی فوت کئے گئے ہیں تو معلوم ہوا کہ رئیس المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے (اس کے معنی) فوت ہونے کے کیے ہیں۔ لہٰذا وہ فوت ہو چکے ہیں۔

جواب ۱: اقول وباللہ التوفیق

۱..... تفسیر عبداللہ بن عباس میرے سامنے موجود ہے وہ اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں: مقدم موخر ہے۔ میں تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں پاک کرنے والا ہوں اور کافروں کے داؤ سے تجھے نجات دینے والا ہوں عبارت یوں ہے: مقدم وموخر ویقول انی رافعک (الی ومطہرک) منجیک (من الذین کفروا) متوفیک اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اسم فاعل استقبال پر دلالت کرتا ہے۔ یہ مستقبل ہوا کہ میں تجھے فوت کرنے والا

ہوں یہ نہیں کہ تم کو فوت کر چکا۔ اس پر قرینہ ہے کہ عبداللہ بن عباس ؓ نے اپنی تفسیر میں فرمایا (ثم متوفیک قابضک بعد النزول) تمہارے اترنے کے بعد پھر تجھے قبض کروں گا۔ معلوم ہوا کہ ابھی قبض کیا نہیں، آئندہ قبض فرمائے گا۔ جیسے کہ تفاسیر و احادیث میں موجود ہے اور اناجیل میں بھی موجود ہے دیکھو انجیل برنباس۔

توفی کے معنی فوت میں منحصر نہیں توفی اپنے اپنے موقع پر آتا ہے کبھی حقیقی معنی میں آتا ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید کے مقامات پر حقیقی معنی میں توفی فوت کے معنی میں مستعمل ہے۔ و الذین یتوفون سے چند آیات نقل کی گئی ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم تک بیان کی گئی۔ احمدی پاکٹ بک صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵...... اور احادیث سے ۱۷۶، ۱۷۷...... اور عرف عام صفحہ ۱۸۰ لغت ۱۸۰ تفاسیر ص ۱۸۲ سے ۱۸۶ تک۔ ان سب مقامات پر حقیقی معنی مراد لیے گئے ہیں اور کبھی مجازی معنی مراد ہوتے ہیں۔ جیسے توفی کل نفس ما کسبت (پارہ ۴) ہر نفس کو اپنی کمائی کا پورا بدلا دیا جائے گا۔ وھو الذی یتوفکم بالیل یعلم ما جرحتم بالنھار (وہ ذات پاک تمہیں رات کو فوت کر دیتا ہے اور تمہاری ان کاروائیوں کو جانتا ہے)

بہت سے مقامات میں جہاں حقیقی معنی مراد ہوتے ہیں اور ایسے ہی مجازی معنی مستعمل ہوتے ہیں لہٰذا یہاں پر توفی کے معنی مجازی ہیں جیسے کہ توفی کل نفس ما کسبت اور یتوفکم میں مجازی معنی مراد بلکہ اس کے معنی پورا کرنے کے ہیں بڑا قرینہ آیہ میں موجود ہے: وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (اہل کتاب کوئی نہ ہوگا جو عیسیٰ ؑ پر ایمان نہیں لائے) حالانکہ ابھی تک لاکھوں یہودی، عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے۔ معلوم ہوا کہ قبل از قیامت عیسیٰ ؑ تشریف لائیں

گے۔ اور یہود اور دہر کے عیسائی عیسیٰ ؑ پر ایمان لائیں گے تب قیامت آئے گی یہ قرینہ ہے یہاں توفی کے مجازی معنی مراد لینے کے بعد از نزول توفی کے حقیقی معنی مراد ہوں گے۔

چنانچہ تفسیر عباسی میں حضرت عباس ؓ نے یہ معنی اور تفسیر فرمائی (یہودی و نصاریٰ، عیسیٰ ؑ پر ضرور ایمان لائیں گے کہ عیسیٰ ؑ نبی تھے) ساحر جادوگر نہ تھے اور نہ خدا تھے اور نہ خدا کے شریک اور نہ بیٹے تھے اور یہ ان (عیسیٰ) کی وفات سے پہلے اور ان کے اترنے کے بعد، پھر اس کے بعد عیسیٰ ؑ فوت ہوں گے) وان من اھل الکتاب (ای ومامن اھل الکتاب الیھود والنصاری احد) الا لیؤمنن بہ (بعیسیٰ انہ لم یکن ساحرا ولا اللہ ولا ابنہ ولا شریکہ) قبل موتہ (قبل خروج نفسہ بعد نزول عیسیٰ ثم یموت) قرینہ ہے عیسیٰ ؑ کا آسمان پر سے اترنے کا۔ اور وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم اور وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ یعنی عیسیٰ ؑ کو نہ تو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا اور نہ ہی ان کو قتل کیا بلکہ ارشادات خداتعالیٰ، احادیث اور تفاسیر میں بھی عیسیٰ ؑ کا زندہ مع جسم جانا اور واپس آنا معلوم ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۲: حسن بصری ؒ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے یہود کو فرمایا کہ عیسیٰ ؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ حدیث (قال الحسن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ) (از تفسیر در منثور بحوالہ سیف چشتیائی صفحہ ۲۵،......)

دلیل نمبر ۳: عبداللہ بن عباس ؓ نے حدیث بیان فرمائی۔ میرے بھائی عیسیٰ

ؑ اس وقت آسمان سے نازل ہوں گے (راوی ابن اسحاق بن بشیر وابن عساکر عن ابن عباس) حدیث...... قال رسول اللہ ﷺ فعند ذالک نزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء (بل رفعه الله اليه) تفسیر عباسی میں ہے۔ الی السماء اور اٹھائے گئے آسمان کی طرف۔

دلیل نمبر ٤: تفسیر ابن جریر میں ہے ابھی تک عیسیٰ ؑ فوت نہیں ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف عیسیٰ ؑ کو اٹھالیا (راوی ابن جریر ابن حاتم من ربیع قال ان انصاری انوالنبی ﷺ)

دلیل نمبر ٥: ...... قال الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ علیه الفناء) حدیث: عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ عیسیٰ ؑ حضور ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ چوتھی قبر عیسیٰ کی ہوگی۔ (عن عبدالله بن سلام قال یدفن عیسیٰ ابن مریم مع رسول الله وصاحبيه فيكون قبره رابعا)

دلیل نمبر ٦: حضور ؑ نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا جبکہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے اور تمہارے امام ہوں گے۔

حدیث: عن ابی هريرة كيف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فيكم وامامكم منكم...... (رواہ البیہقی فی کتاب الاسماء والصفات)

سوال نمبر ٢: دوسرا سوال مرزائیوں کا یہ ہے کہ اذ قال الله يا عیسیٰ ابن مریم ء انت قلت للناس۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ ؑ فوت ہو چکے ہیں۔ تین الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ ایک کلمہ اذ دوسرا قال تیسرا ءانت قلت یہ تینوں ماضی پر دلالت کرتے ہیں یعنی عیسیٰ ؑ فوت ہو چکے۔

جواب: یہ قیامت کے واقعہ کا بیان ہے کہ عیسیٰ ؑ سے جب نصاریٰ کے بگڑ جانے کی وجہ پوچھی جائے گی اور سوال ہوگا اس کا ثبوت یہ کہ عیسیٰ ؑ کو اللہ تعالیٰ بروز قیامت فرمائے گا تفسیر عباسی میں ہے۔ (واذ قال الله يا عيسى) يقول الله يوم القيامة) (جلالین اور کمالین میں ہے) ماضی مضارع کے معنی میں ہے۔ (قالا ماض بمعنى المضارع اذ يجی بمعنی اذا و لو تری اذ فزعوا) تو یہاں بمعنی یقول ہے۔

سوال نمبر ٣: حدیث کوثر مشہور ہے کہ حضور ؑ سے خدا تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ آپ جانتے ہیں کہ تمہارے بعد امت نے کیا عمل کئے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ویسے جواب دوں گا جیسے کہ عبد صالح عیسیٰ نے جواب دیا۔ فلما توفيتنی كنت انت الرقيب عليهم) پس جب کہ تو نے مجھے فوت کیا۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ ؑ فوت ہو چکے ہیں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا کی جب تو نے مجھے ان کے درمیان سے اٹھالیا (فلما توفيتنی) رفعتنی من بینهم اور اس کا قرینہ عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا قال الله هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم۔ یعنی جب سچے لوگوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔ قال الله (سيقول الله) پس حدیث کوثر اور عبداللہ بن عباس ؓ نے اپنی تفسیر میں واضح کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت میں ہوگا۔

سوال نمبر ٤: ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (الآیۃ) کوئی نبی زندہ نہیں رہا اس سے جتنے پہلے گزرے سب فوت ہوگئے۔ عیسیٰ بھی نبی تھے۔ وہ بھی فوت ہو گئے۔

جواب: تفسیر ابن عباس ؓ میں خلت کے معنی موت کے نہیں کئے بلکہ عبداللہ بن عباس ؓ نے خلت کے معنی گزرنے کے کئے ہیں (وما محمد الا رسول قد خلت من

قبلہ)قد مضت من قبل محمد. (الرسل) قرینہ بتا رہا ہے کہ یہاں عیسیٰ علیہ السلام کا نہ سابق اور نہ لاحق میں کہیں ذکر ہے۔اس کا شان نزول دیکھنا چاہیے یہ شان نزول حضور ﷺ کو صدمہ پہنچنے کا اور مستقل مزاج رہنے کا اور مسلمانوں کو تعلیم دینے اور ترغیب جہاد پر مستقل رہنے اور غزاۃ کی ترغیب دلانے کی ہے نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نام، نہ ذکر، نہ موت، نہ جہاد کا اور اگر خلت کے معنی موت کے حسب مرضی مرزا لیے جائیں واذخلوا اور واذا خلا اور سنت اللہ التی قد خلت کے معنی کرے گا کہ منافق اپنی شکست میں مرنے کے لیے جاتے تھے اور خدا تعالیٰ کی سنت مرگئی۔ محض خود غرضی کے لئے مرزا صاحب قرآن مجید کی تحریف کرتے رہے۔

سوال نمبر۵ :ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل...... اس کا جواب گزر چکا۔

سوال نمبر۶ :وماجعلنالبشر من قبلک الخلد آپ سے پہلے کبھی بشر ہمیشہ کے لیے نہیں رہا کسی کے لیے ہم نے خلد نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ جب پہلے کوئی ہمیشہ نہیں رہا تو عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ نہیں رہے فوت ہو گئے ہیں۔

جواب: اب دیکھنا ہے کہ اس آیت کریمہ کا شان نزول کیا ہے اور یہ کس لئے نازل ہوئی۔ تفسیر عباسی میں اس آیت کریمہ کا شان نزول یوں لکھا ہے کہ کفار حضور سے بتوں کی توہین سن کر آپ کی وفات کے منتظر تھے۔ کہتے تھے کب تک توہین کرے گا کسی دن تو فوت ہو جائے گا (نعوذ باللہ) ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ آپ کی وفات کے منتظر ہیں تو کفار کب تک ہمیشہ کے لئے رہیں گے آخر وہ بھی مر جائیں گے (تفسیر عباسی میں (نزلت هذه الاية فی قولهم ننتظر محمدا حتیٰ یموت

فنستریح فقال تعالی یا محمد افان مت فهم الخالدون) عیسیٰ کا نہ ذکر ہے نہ بیان، یونہی قادیانیوں کا گمان ہے پس یہ حجت ان کی بے فائدہ اور فضول ہے۔

سوال نمبر۷ :قال فیها تحیون وفیها تموتون ومنها تخرجون اے آدم تم اس میں سے نکلے اس زمین میں تم زندہ رہو گے اور اس میں مرو گے اور اسی سے نکلو گے۔اس سے معلوم ہو کہ آدمیوں کی رہائش زمین میں ہے نہ کہ آسمان پر پھر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیسے چلے گئے۔

جواب: یہ خطاب آدم علیہ السلام کو تھا، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی ہزار برس آدم علیہ السلام کے بعد ہوئے۔ان کو اس آیت سے کیا تعلق اور نہ اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے پھر ان کے ذمہ کہاں سے لگایا گیا۔اس کے علاوہ کب منکر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف نہ لائیں گے۔ بلکہ ضرور تشریف لائیں گے، نکاح کریں گے، ان کی اولاد ہوگی بعد ازاں فوت ہوں گے لوگ جنازہ پڑھیں گے قیامت کے دن قبر سے، مٹی سے، زمین سے نکلیں گے جیسے لوگ دفن ہونے کے بعد نکلیں گے عیسیٰ علیہ السلام بھی حضور ﷺ کے روضہ مبارکہ سے باہر آئیں گے۔

سوال نمبر۸ :(ومن نعمرہ ننکسه فی الخلق) جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اس کو پیدائش میں الٹا کر دیتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ زیادہ عمر بیکار ہے لہذا عیسیٰ علیہ السلام کو عمر زیادہ نہیں دی گئی۔

جواب: ومن نعمرہ ننکسه کا یہ جواب دیا تفسیر عباسی میں، کہ ہم انسان کو پہلی حالت میں لاتے ہیں گو اس کا مزاج بچوں جیسا ہو جاتا ہے (تحططه فی الخلق ای فی خلق الاول کانه طفل) یہاں عیسیٰ کا نہ بیان نصاً نہ صریحاً نہ اشارۃً نہ یہاں کوئی تعلق عیسیٰ

علیہ السلام کا ذکر بے سود ہے۔

سوال نمبر ۹ : عیسیٰ علیہ السلام جسد عنصری سے آسمان پر نہیں گئے۔صرف روح گئی ہے۔جسد کا آسمان پر جانا محال ہے۔

جواب: قرآن کریم میں قتل کا ذکر ہے۔وما قتلوہ تو قتل جسم کا ہوتا ہے نہ کہ صرف روح کا۔بل رفعہ اللہ روح کی طرف راجع نہیں کہ روح مذکور نہیں جسم مذکور ہے۔تفسیر عباسی میں ہے بل رفعه الله اليه الى السماء قرینہ مذکور ہے۔دوسرا ویکون علیھم شھیدا آپ لوگوں پر قیامت میں گواہ ہوں گے۔گواہی بھی اسی صورت میں ہوگی کہ آپ زندہ رہے ہوں گے ورنہ موت کے بعد کسی کی شہادت دینا بے معنی ہے۔آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے جیسے کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر (تلخیص تا صفحہ ۳۱۹ جلد ۲ میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جسمانی حالت میں زندہ آسمان پر اٹھائے گئے (واما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الا خبار والتفاسیر علی انه رفع ببدنه حیا)

سوال نمبر ۱۰ : خرق التیام اور طبقات سماوی وکرہ سماوی طے کرنا ممتنعات سے بلکہ محالات سے۔

جواب: جس صورت سے آدم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے آسمانوں اور طبقات سماوی عبور کرنے کی طاقت دی ایسے عیسیٰ علیہ السلام کو اور جیسے حضور ﷺ کو طبقات اربعہ اور سبع سموات طباقا ہوائی،آبی،ناری اور ارضی سے حضور ﷺ نے عبور فرمایا۔عیسیٰ نے بھی ایسا عبور فرمایا یہاں پر فلسفہ اور سائنس کا مقام نہیں ورنہ اس سے عبور ثابت کر کے دکھایا جاتا اور جیسے اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھایا ﴿ورفعناہ مکانا علیا﴾ جیسے جلالین میں ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں۔حی فی السماء الرابعة والخامسة

عمدۃ البیان

والسادسة "فی الجنة" (تفسیر عباسی)

چار نبی زندہ ہیں دو آسمان پر ادریس علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور دو زمین پر خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام واللہ اعلم۔اور رسولوں کے اعمال میں آیت ۹ انجیل برنباس اور تورات میں اخنوخ نبی یعنی گاڑی آسمان پر تشریف لے گئے۔ واللہ اعلم۔

مرزا کی غلطیاں سیف چشتیائی ص ۲ سے ص ۸۱ مسطور ہیں

مرزا صاحب نے براہین احمدی ص ۴۹۸، ۴۹۹...... میں عیسیٰ کا آسمان سے واپس آنا تسلیم کیا ہے۔(ترمذی،ابو داؤد) انه سيكون فی امتی كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبی الله وانا خاتم النبيين لا نبی بعدی۔

کئی جھوٹے مہدی گزرے عبداللہ المہدی مدعی نبوت ہوا۔اس نے طرابلس اور مصر بھی فتح کیا مگر ۳۱۶ھ میں مر گیا اسی طرح (جھوٹے) مہدی گزرے۔مہدی (جھوٹے) ہونے کو تو کئی ہوئے۔نبوت کا دعویٰ بھی کئی لوگوں نے کیا:

۱...... جیسے اکبر بادشاہ نے ۱۵۸۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔۲۵ برس اسی پر قائم رہا پھر مر گیا۔

۲...... عبدالقادر صالح ابن ظریف نے ۱۶۰۵ء میں نبوت کا دعویٰ کیا بعد از چند مدت مر گیا۔

۳...... اسی مرزے غلام احمد قادیانی کے دعاوی سے دعوت نبوت جیسے کہ اس کے دعوے پہلے لکھے جا چکے ہیں۔ایسے سب لوگ اپنا دین و دنیا برباد کر کے دنیا سے نیست و نابود ہو گئے ایسے مرزا بھی اپنی عاقبت خراب کر کے مر گیا۔

نبوت تو کیا بعض نے خدائی کا دعویٰ کیا:

۱...... ۱۸۲۰ء میں ایک شخص نے خدا (رب ہونے) کا دعویٰ کیا۔

۲...... ۱۸۹۵ء میں میری موجودگی میں انبالہ میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

۳..... ایک شخص نے رب ہونے کا پاک پتن میں ۱۹۳۸ء میں خدائی کا دعویٰ کیا جس کو میں نے کوٹ، پتلون، اور ہیٹ پہنے دیکھا اور کے پیچھے سبز جھنڈیاں لیے لوگ پھرتے تھے۔

۴..... ایک عورت نے ربنی (خدا) ہونے کا دعویٰ اسی زمانہ میں کیا اور اس رب مصنوعی کے ساتھ نکاح بھی پڑھالیا (معلوم نہیں کہ رب اور ربنی (معاذ اللہ) سے جو پیدا ہوا اس کا کیا نام رکھا گیا واللہ اعلم) تو اکثر بے دینوں کا سلسلہ چلتا رہا اور فنا ہوتا رہا مگر ایسا ملحد، بے دین ملعون، زندیق کوئی نہیں گزرا جیسا مرزا کہ اس نے اپنے مطلب کے لئے ان پاک جماعت انبیاء علیہم السلام (جو کہ لوگوں کو پاک کرتے تھے ویزکیکم کا خطاب اور جن کا عہدہ ممتاز تھا) ان کو ناپاک شخص نے دشنام اور گالی دیں اور پھر دعویٰ نبوت کیا علیہ ما علیہ پھر وہ گمراہ انسان اپنے مطلب کے لئے حضور کی معراج جسمانی کا منکر ہو کر کہتا ہے کہ وہ کشف اور خواب تھا اب سنو حقیقت آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندہ (حضرت سیدنا محمد) کو ایک رات کے مختصر حصے میں سیر کرائی جیسے کہ قرآن مجید وتفاسیر واحادیث واخبار وسیر وتواریخ میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شہادت اور مذہب یہ بیان کیا گیا کہ حضور کو معراج جسمانی ہوئی۔ فتاویٰ نظامیہ جلد نمبر ۷ میں دیکھ لیں۔ اسکو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، شفا قاضی عیاض ملخصاً..... اس کے علاوہ لغت سے بھی عبد جسم مع روح ثابت ہوتا ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبد میں لفظ سیر ہے وہ جسم مع روح کے ساتھ ہوتا ہے جیسے فاسر باھلک بقطع من اللیل وسار باھلہ من جانب الطور واوحینا الہ موسی ان اسری لعبادی لیلا لکم متبعون. لوط اور موسیٰ کی قوم کی روح نکال کر پار نہیں کیا۔ بلکہ ان کو مع جسد وروح دریا سے اس پار کیا اور شہادت کے لئے یہ عبارات کافی ہیں۔

۱..... حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰: واسری بعبدہ ..... وکل ذالک بجسدہ ﷺ.

۲..... زاد المعاد صفحہ نمبر ۹۱ جلد ۱..... الحق الذی علیہ اکثر الناس ومعظمہ السلف وعامۃ المتاخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین انہ اسریٰ بجسدہ

۳..... شرح فقہ اکبر اور مدارج النبوۃ میں ہے: (وخبر المعراج) ای بجسد المصطفیٰ ﷺ یقظۃ الی السماء ثم الی ماشاء اللہ المقامات العلی (حق) ای حدیثہ ثابت بطرق متعددۃ (فمن ردہ) ای ذالک الخبر ولم یؤمن بمقتضی ذالک الاثر (فھو ضال مبتدع) ای جامع بین الضلالۃ والبدعۃ..... فتاویٰ نظامیہ جلد ۷..... خلاصہ ان عبارات کا یہ ہے کہ حضور ﷺ اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین وتبع تابعین ومحدثین وفقہا متقدمین اس پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ اور ادریس علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کا ثبوت کتب سابقہ انجیل برناباس ۱۱۲ فصل امور اور رسولوں کے اعمال، تورات میں ہے یہود الیاس علیہ السلام کے آنے کے منتظر رہے اور مرزے نے براہین احمدیہ میں فصوص الحکم کا حوالہ دیتے ہوئے تسلیم کیا۔ گو بعد کو مکر گئے مگر تحریر موجود ہے گویا کہ یہود، عیسائی، مسلمان، تورات، انجیل اور قرآن، عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے قائل ہیں اور مرزا دو مقام پر تسلیم بھی کر چکا تو اب ضد کا کیا علاج؟ اور جو غرض تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی کہ مثل عیسیٰ علیہ السلام بروزی، ظلی نبی بننے کا شوق تھا۔ مگر دعویٰ بلا حجت وبلا ثبوت کون چلنے دیتا ہے؟ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کذب بیانی اور مکر وفریب سے اپنا کام چلانا چاہتے تھے اور سب کی پلیٹ میں ہندو، مسلمان، عیسائیوں سب کے بزرگ بن کر ہڑپ کرنا چاہتے تھے مگر تمام اندھے یا بے وقوف نہیں کہ سب کو مرزا صاحب اپنے پیچھے چلا کر دوزخی مقبرہ میں ڈالتے۔

الغرض مرزا صاحب کی عقل (دو حال سے خالی نہیں عقل سلیم تھی یا عقل سقیم (بیمار) اگر عقل سلیم تھی تو مرزا صاحب نقال اور بھانڈ تھے جیسا کہ مرزا صاحب کے عقائد واخلاق لکھے گئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسیٰ اور ان کی والدہ اور علماء کی توہین کی ہے اور عیسیٰ ؑ کی چادروں اور بستروں اور کھانے پینے اور پاخانہ پھرنے اور آسمان پر چڑھنے اور اترنے کے راستے تلاش کرنے کی بے حد توہین کرنا کیا اسلام کی بو بھی مرزا میں پائی جاتی تھی اور پھر اپنی شان وشوکت حضور ﷺ سے بڑھانی اور پنجتن کی آمد اپنے دروازہ پر ظاہر کرنی اور حضور ﷺ کے روبرو ہمکلام اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت بارش کی طرح برستے رہنا اپنے اوپر اپنے مذاہب کے درجات خطابات اور بعض آیات اپنے حق میں اترنے کی اور خدا کا ہمراز ہونا خدا کا مرزے سے محیط ہو جانا بلکہ مرزا میں خدا کا گھس جانا بلکہ خدا ہو جانا اور در حقیقت ہو بہو ہو جانا اور ادھر کرشن جی مہاراج ہو جانا رشی منی اوتار ہو جانا ملک بے سنگھ ہو جانا اور دعویٰ کرنا کہ خدا نے مرے سب دعاوی کو سچا کیا لا یخلف المیعاد پہاڑ ٹلتے اور وعدہ نہ ٹلتے اور کیا کیا فضول بکنا اور دشمنوں کو موت کا خوف ودھمکی دلانا جھوٹ بولنا نہ اس کی زندگی میں جس کی نسبت پیشین گوئیاں کیں پوری ہوئیں نہ یہ سچا ہوا ہمیشہ جھوٹ اور بکواس بکتا رہا اس کی بددعا کا نشانہ مولوی ثناء اللہ مولوی عبدالحق غزنوی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی ابراہیم ڈپٹی، مرزا احمد بیگ، سلطان محمد (خاوند محمدی بیگم) غرض یہ کہ کہاں تک خصوصاً ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے تو مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا اور یہ سب مرزے کے جلانے کے لیے زندہ رہے مرزے کے مرنے کے بعد فوت ہوئے بعض تو ابھی تک زندہ ہیں جیسے مولوی ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ مرزے کی عمر روتے ہوئے اور دکھی کٹی اور فخر یہ کہتا تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں تجھے ہر مہلک مرض سے محفوظ رکھوں گا بچائے رکھوں گا

اور ہر ذلت سے بچاؤں گا لعنتی موت سے بچنے کی بڑی کوشش کی مگر آخر بچ نہ سکا۔

اپنے مطلب کے لیے نانک کا چولہ سلایا، آسمان سے منگوالیتا؟ اور حدیث میں جو عیسیٰ ؑ کے نزول کے وقت چادریں ہوں گی ان پر تحول بازی ہوتی ہے اونی، ریشمی یا پشمینہ کی؟ کس کی رنگی؟ کس نے سی کر دیں اور بستر کہاں سے آیا؟ عیسیٰ وہاں کھاتے تھے؟ وغیرہ واحادیث اور قرآن مجید کی نص، وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ

اور کثیر احادیث کا انکار بلکہ تحول کر کے ٹال دینا کیا اسلام ہے؟ کوئی مسلمان ہو کر شریعت مطہرہ کے ساتھ تمسخر کر سکتا ہے اور معزز خاندان کی خندانی کے ساتھ کیا کیا بتاؤں ایسے بے دین کا اگر تو عقل سلیم ہے تو پھر پرلے درجے کا بے دین تھا اور اگر بے عقل ہے تو اس کا اتباع کرنا بھی بے عقلی ہے کہ پاگل کی بات کو کوئی عقلمند قبول نہیں کرتا اسکی خبریں متضاد ہیں کبھی ایک بات کرتا ہے تو کبھی اس کی ضد کرتا ہے اس کو عقلمند سوچ سکتا ہے دیکھو دو چادریں عیسیٰ ؑ کی حدیث میں آتی ہیں یہ عقلمندان کو ذیابیطس بیماری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے کہ دوبار میں ایک ۲۰ برس اور دوسری پچیس برس اسکے ساتھ لاحق رہی اور درد گردہ، قولنج، دق، سعال ۱۰۰ بار ایک شب و روز میں آجانا...... بلکہ یہ چادروں کے حاشیے تھے ڈاکٹر صاحب نے وہ درگت مرزا صاحب کی بنائی کہ شاید وباید مکار وغدار۔ بے ایمان، مفتری، کذاب، ملعون، پیٹ پرست وغیرہ وغیرہ کی اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی دعا عزت اور خدا کا عزت دینے کے وعدے کے بجائے ذلت کا وعدہ پورا کیا سب مرادیں پوری نہ ہونے کا وعدہ پورا کیا جو اربعین صفحہ ۱۹۰۱ء میں مکتوب ہیں۔ اربعین، تجھے ۸۰ سال زندہ رکھوں گا مگر غلط۔ تیری عمر واپس لاؤں گا مگر جھوٹ ص ۳۱۶،۹۵...... ہر ایک جنت سے تجھے محفوظ رکھوں گا (تحفہ گولڑویہ)...... مگر بیچارہ نے چالیس سال عذابوں اور دکھوں میں

گزاری۔ جب ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو، کوسا تو مرزا صاحب نے اپنے لیے یہ دعا
تجویز کی کہ اگر ڈاکٹر عبدالحکیم سچ کہتا ہے کہ میں لعنتی ہوں، کذاب ہوں، بیس پچیس برس
ے خدا پر افترا باندھتا ہوں، تو خدا مجھے ایسی موت دے جس کے آگے بھی لعنت ہو اور پیچھے
ھی لعنت ہو، سو مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کی تاریخ مقرر شدہ پر لعنتی موت یعنی (بیت
لخلا) میں بروز منگل ہلاک اور مر گئے، یہ تھی (جھوٹے) نبی کی پیشگوئی، احمدی اس کو سند
ہیں کہ کام آئے۔ مرزا صاحب ایسے جھوٹے ثابت ہوئے کہ ڈاکٹر صاحب جن کی موت
ی پیشگوئی مرزا صاحب نے کی تھی وہ ۱۹۲۰ تک زندہ رہے اور مرزا صاحب ۱۹۰۸ میں لعنتی
ور جھوٹی موت مر گئے یہ ہیں مرادیں جو مرزا صاحب کی، ایسے ہی مرزا صاحب نے احمد
یک، محمدی بیگم کی والدہ جس کو مرزے صاحب نے رشتہ داری کے حیلے بہانہ مکر و فریب،
لچ، دھمکی دے دلا کر جب کام نہ نکلا احمد بیگ اور محمدی بیگم کی والدہ قابو میں نہ آئے تو احمد
یگ کو موت کا پیغام پہنچا دیا مگر وہ بھی غلط نکلا اس میعاد مقررہ میں احمد بیگ فوت نہ ہوا پھر
رزا صاحب نے مولوی عبدالحق غزنوی کو مباہلہ کے لیے بلایا تو الٹا اس کا بیٹا مر گیا پھر مرزا
ماحب نے مولوی غلام دستگیر کی مباہلہ موت شائع کرائی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۵۰۰
نعام اس کو دینا کیا کہ جو ثابت کر دکھائے مولوی دستگیر صاحب نے مباہلہ کی شرط رکھی ہے
ور دیکھیے مرزا صاحب کی راسنگوئی ڈپٹی آتھم کے لیے پیش گوئی کی کہ پندرہ ماہ کے اندر،
تھم مر جائے گا اس کو الہام ہوا منجملہ میرے نشانوں میں ایک نشان آتھم والا ہے (نزول
سیح صفحہ ۱۶۳، ۱۶۹) جو بہت صفائی سے پورا ہوا حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۲، آتھم مر تو گیا (چاہے
ب مرے) میعاد میں نہ مرے تو مرنا کیا...... یوں تو مرزا بھی مر گیا۔ پھر فرماتے ہیں صادق
ی زندگی میں مرے گا (نزول المسیح ۱۶۹) جب پندرہ ماہ گزر گئے اور پادری آتھم نہ مرا جس

کی موت کے دنیا کے لوگ ہندو، مسلمان، عیسائی منتظر تھے پس وہ پندرہ ماہ گزرنے تک نہ مرا
تو مرزا مارے شرم اور غم کے اندر گھس گیا۔ باہر نکلنا مشکل ہوا مگر آخر باہر نکلنے کے لئے بہانہ
سوچا کہ وہ ضرور میعاد مقرر پر مر جاتا مگر اس نے ستر آدمیوں کے سامنے توبہ کر لی (ان لوگوں
نے ملک الموت کو ٹال دیا تو آتھم نہ مرا۔) یہ سب جھوٹ اور بکواس ہے ان میں سے ستر
آدمی کون سے ہیں ذرا فہرست تو مرزا صاحب کے حامی دکھائیں اور مرزا صاحب ضرورت
الامام میری روحانیت کا خدا کفیل ہے میں سارے جہان کی معقولیت اور فلسفیت کا مسافر ہو
کر آباد ہوں، میں سب پر غالب ہوں، کوئی مجھ پر غالب نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا نے روشنی کی
فطرت مجھ میں ڈال دی ہے۔ جب پادری آتھم نے مرزا صاحب سے سوال کیا کہ مسیح بطور
معجزہ پیدا ہوئے ہیں یا نہ۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ اگر عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہو تو
کیڑے مکوڑے بھی باپ بغیر پیدا ہو جاتے ہیں جب برسات آتی ہے تو عام کیڑے مکوڑے
ہو جاتے ہیں اور پھر عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی فوقیت جتلانے کے لیے کہہ دیا روحانی طور پر میں
بغیر باپ پیدا ہوا کہ کتنے کیڑے برسات میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں (جنگ
مقدس) پادری صاحب نے مرزا صاحب سے دریافت کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کو کیڑوں
مکوڑوں کی مناسبت عجوبہ نہیں دیکھتے (آتھم) مگر آدم سے مدت کا یہ سلسلہ سے شروع
ہوئے اور مخلوق بڑھتی گھٹتی آتی مگر عیسیٰ تو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ معجزہ سے پیدا ہوئے کہ
آدم علیہ السلام سے مدت کا یہ سلسلہ جاری تھا مگر درمیان میں آ کر عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ نیا سلسلہ
معجزہ ہے ورنہ درمیان میں بن باپ اور کوئی دکھائے مگر مرزا صاحب لاجواب ہو گئے (پھر
مرزا صاحب غصہ میں آ کر) اس وقت میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آتھم پندرہ ماہ کے اندر نہ
مر جائے تو جھوٹے کو سزا دی جائے بلکہ اگر یہ نہ مرے تو مجھ کو ذلیل کیا جائے گلے میں رسہ

ڈالا جائے پھانسی دیا جائے روسیاہ کیا جائے ...... ہر ایک بات کے لیے میں تیار ہوں ...... اللہ جل شانہ، کی قسم ہے کہ زمین آسمان ٹل جائے گا مگر یہ بات نہ ٹلے گی۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں ...... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار کی جائے ...... اور ...... تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دیا جائے ...... (جنگ مقدس ص ۱۸۸، ۱۹۰) انتظار کرتے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام کو پندرہ ماہ خوبی سے اور خیریت سے گزرے ۶ ستمبر کو آتھم کے گلے میں عیسائیوں نے ہار پہنا کر ہاتھی پر سوار کر کے گلی کوچوں پھرایا ایک آدمی نے فرضی مرزا صاحب کی شبیہ (پتلا) بنا کر اس کا منہ کالا کر کے (مرزا صاحب فرضی) کو بازار میں نچایا (دیکھو الہامات مرزا ص ۲۸، ۳۰ اور ساتھ یہ اشعار پڑھتے گئے۔

اے اوکن رسول قادیانی لعین، بے حیا، شیطان ثانی

نچاوے ریچھ کو جیسے قلندر یہ کہہ کر تیری مرجائے جلد نانی

نچاویں تجھ کو بھی ایک ناچ ایسا یہی ہے اک مصمم دل میں ٹھانی

بالآخر ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء آتھم موت طبعی سے مرا، نہ آسمانی ہلاکت، نہ زمینی اور نہ وبائی مرض جیسے کہ مرزا کا دعویٰ تھا۔ القصہ مرزا جھوٹا ثابت ہوا کہ جو پندرہ ماہ مدت مرزا صاحب نے مقرر کی تھی اس میں وہ نہ مرا پس مرزا صاحب حسب تحریر خود بدترین شیطانوں اور بدکاروں اور منہ کالوں لعینوں سے بڑے حصہ دار، پھانسی کے لائق، سزائے موت کے لائق تھے۔ ہیضہ کے مرض میں مبتلا ہو کر مر گیا اور اپنی دعا کو اپنے ساتھ لے گیا۔ مرزا صاحب کی دعا کہ خدا نے میری دعا سن لی اور مقبولین سے کر لیا اور عزت بخشی مگر ایسی عزت خدا تعالیٰ کسی شخص کو نہ دے کہ جیسی اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو عزت بخشی مرزا صاحب کی ''وقعت وتعظیم'' ہوئی کہ مرزا صاحب (البدر یہ صفحہ ۱۷ میں) لکھتے ہیں ڈپٹی کمشنر نے چٹھہ میں لکھا

کہ محمد حسین بٹالوی، مرزا کا سخت دشمن ہے پھر مرزا ''فرماتے'' ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مجھے دجال اور کذاب، مفسد، مفتری، مکار، ٹھگ، فاسق، فاجر، خائن کہا اور دیگر گالی دیں خود گالی دیں اور جعفر زٹلی سے گالی دلوائیں ضمیمہ صفحہ ۱۲ ...... حقیقت الوحی ...... طرح طرح کے افترا اور گندی گالی دیں اور لوگوں سے دلوائیں ...... کشف الغطاء صفحہ نمبر ۲۵ ...... مجھے ایسی گالی اور گندی گالیاں دیں چوہڑوں چماروں سے بدتر تھی ...... آسمانی فیصلہ صفحہ ۸ ...... یہ شخص میری جان کا دشمن ہے۔ ...... البریہ صفحہ ۱۶ ...... مرزا صاحب جانتے تھے ان لوگوں کو دبانا اور رعب میں لا کر گھر سے نکلنے سے بچ رہوں گا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو کھلی دھمکی دے کر کہ تم میرے مقابلہ میں نہیں آسکتے ہو اگر طاقت ہے تو آؤ ادھر اشتہار دے دیا کہ وہ مقابلہ میں نہ آسکا۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کو خبر پہنچی تو قادیان جا پہنچے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا کو اطلاع دی کہ میں حاضر ہوں۔ مرزا نے جواب لکھا کہ آپ نے اپنے پرچہ میں مجھے ہمیشہ مردود وکذاب، دجال، مفسد کہا جو میری بڑی توہین کا باعث ہے اگر در حقیقت میں ویسا ہی ہوں جیسے آپ مجھے گمان کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں اور اگر میں ویسا نہیں جیسا آپ مجھے کہتے ہیں تو ...... آپ انسانی ہلاکت بلکہ خدائی عذاب، ہیضہ یا طاعون یا دیگر وبائی امراض یا آفت ارضی یا ساوی سے میری زندگی میں آپ پر وارد نہ ہو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا مالک سمیع وبصیر تم کو نابود کر دے۔ اسی لیے تیری بارگاہ مقدس میں عرض کرتا ہوں کہ میرے اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان حق کا فیصلہ کر دے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ...... (عبداللہ غلام احمد ۱۵ اپریل ۱۹۰۲ء)

یہ ہیں مرزا صاحب کی من مانگی مرادیں اور دیکھئے مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے

مرزا صاحب سے واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتھم۔ کے متعلق دریافت کیا جس کا ترجمہ یہ ہے اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۰) تفسیر ابن عباس میں ہے۔ (اذ ھموا بقتلک) تو صلیب دینے کے کیا معنی، خدا تعالیٰ نے تو ان کو بچا کر آسمان پر بھیج دیا تم کہاں سے لیتے ہو کہ وہ صلیب پر چڑھ گئے۔ مرزا صاحب لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے۔ یہ تھی مرزا کی نبوت والہامات کی بارش اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی۔ میری جماعت کے سامنے ایک قطرہ سے دریا بن گیا (آریہ اور ہم) اور یہاں مرزا صاحب کا دریا خشک ہو کر قطرہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا اے مرزا تیرا تخت اس سے اونچا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵) روحانی مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا (انجام صفحہ ۶۱) خدا تیرے دشمنوں پر حملہ کرے گا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳) خدا کے ساتھ ہر روز ہمکلام ہوتا ہوں (چشمہ مسیحی صفحہ ۱۳) حالت بیداری میں حضور ﷺ کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہوں۔ (ازالہ صفحہ ۱۹۱)

تعجب کی بات ہے کہ مرزا کو دشمنوں سے بار بار شکست ہوئی ہر بار نادم ہوا مگر نہ خدا تعالیٰ نے ہر روز کی ہمکلامی میں خبر دی...... نہ حضور نے حالت بیداری میں خبر دی اتنی جرأت ان لوگوں سے کہ مندرجہ بالا تذکرہ گزرا...... کذاب ومکار ولعنتی...... وغیرہ جو واقعات آنے والے تھے نہ خدا تعالیٰ نے خبر دی۔ (بات یہ ہے کہ کذاب کے لیے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ارشاد کافی ہے) مگر اسکو جھوٹ بولنے سے عار نہیں آتی۔

دراصل بات یہ کہ مرزا اور اس کے بعض رشتہ دار دہریے اور بے دین تھے...... ان کا ایمان ہی نہ تھا...... وہ شریعت کے ساتھ مذاق کرتے تھے...... مسلمان بھولے بھالوں کو اپنے داؤ پیچ میں لا کر پیسہ بٹورنا مقصود تھا...... اب مرزا کی حقیقت دیکھ لو آئینہ مرزا

صفحہ ۷۰، ۷۴، ۷۶، ۹۵ ملاحظہ ہو۔ براہین صفحہ ۹۵ پر ملحدانہ ابیات تحریر شدہ موجود ہیں دیکھ لیں۔ آئینہ مرزا صفحہ ۷۰۔ برحاشیہ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ہر مذہب کو دیکھا بھالا اس میں کچھ نہیں پایا اور صفحہ ۱۹۵۔ آئینہ مرزا میں۔ کہ (۱) پیشگوئی انسان عقل سے کر سکتا ہے۔ (۲) اجتہادی غلطیاں انبیاء سے ہوتی ہیں (ازالہ صفحہ ۴) نبیوں اور محدثوں کی تمام پیشگوئیوں کو صفائی سے لازم جاننا جھوٹ ہے صفحہ ۲۲ (سچی نہیں ہوتیں) یہ اپنے آپ پر قیاس کرتا تھا۔ (۳) جیسے میری باتیں سچی نہیں ہوتیں ویسے ہی انبیاء کی باتیں سچی نہیں ہوتیں (نعوذ باللہ من ذالک) خدا کے وعید کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنی وحدیث لازمی نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۹) کبھی کبھی پیشگوئی پوری نہیں ہوا کرتی۔ استعدادات کا راگ ان پر غالب ہوتا ہے (ازالہ صفحہ ۲۳۴) (۴) کبھی خدا وعدہ کر کے پورا نہیں بھی کرتا ہے حاشیہ حقیقۃ الوحی (دوم) صفحہ ۱۷۷ (محمدی بیگم والا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تبھی مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو خلاف وعدہ کرنے والا کہہ رہے ہیں)

یہ حالت مرزا کی تھی اور یہ عقیدہ تھا۔ اب آپ مرزا صاحب کے خاندان کی زمینداری کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا صاحب "فرماتے" ہیں کہ (۱) مرزا امام الدین ہماری برادری کا تھا۔ وہ آریہ سماج میں داخل ہو گیا (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۶)

(۲) بقول مرزا میرے بہنوئی کا خالہ زاد بھائی عیسائی ہو گیا تھا (البریہ ص ۱۴۳)

بقول مرزا صاحب یہ فریق مخالف جن میں سے مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کا قریبی رشتہ دار تھا مگر دین کے سخت مخالف تھے (صفحہ ۴۰) اور ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اللہ جل شانہ کو اور رسول ﷺ کو علانیہ گالیاں دیتا تھا اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا۔ (شاید مرزا صاحب کو اس سے دلی عداوت ہو گی ورنہ مرزا صاحب

کب دیندار تھے) اور یہ سب مجھ کو مکار خیال کرتے تھے اور نشان مانگتے تھے اور صوم وصلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے (آئینہ کمالات صفحہ ۳۲۰) مرزا کی قوم کو لیڈری کا بڑا شوق تھا۔

یہ مختصر کیفیت ہے مرزا صاحب کی اور آپ کے خاندان کی، مرزا صاحب کے اقوال، مرزا صاحب کے اخلاق، مرزا صاحب کی چالاکیاں، مرزا صاحب کی انبیاء خصوصاً عیسیٰ کی گستاخیاں اور اہلبیت کی بے ادبیاں اور علمائے حق اور مسلمانوں کے حق میں بے باکیاں اور ناپاکیاں بیان کرنا درست نہیں منصف مزاج انسان انصاف کرسکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نبوت کے لائق تھے یا جو کچھ ان کے مخالفوں نے خطابات، مرزا صاحب کو عطا فرمائے ہیں ان کے لائق ہیں یا اپنی منہ مانگی دعا کے قابل ہیں بلاشبہ وہ بدتر از شیاطین اور ملعون تر از ملاعین ہیں، روسیاہی اور رسہ در گردن و پھاہی وغیرہ کس بات کے مرزا صاحب قابل ہیں پس آپ اپنے انصاف سے ان کو خطاب دیجئے۔ میں تو ناقل تھا جو کتب وحالات سے معلوم ہوا۔ اور جو کچھ مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے خاندان کے حکمات دل سوز بیچے یا مولوی ابراہیم، مولوی ثناء اللہ، مولوی عبدالحق، مولوی محمد حسین بٹالوی یا دیگر علمائے عجم وعرب کے فتویٰ اور حکم مرزا صاحب نے سنے اور آتھم کے رفقا سے لعن طعن سنے وہ تو مرزا صاحب جانتے ہیں اور ان کے رفقا اور جو کچھ حضرت پیر مہر علی شاہ اور حضرت پیر جماعت علی شاہ، مفتی غلام مرتضیٰ ودیگر علمائے کرام نے، مرزا کو شکستیں دیں وہ مطبوع موجود ہیں۔

اب خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرزائی، احمدی، قادیانیوں کو خدا تعالیٰ ہدایت کرے وہ تعصب کی پٹی اتار کر صراط مستقیم پر آکر خاتمہ بالخیر کی سعی کریں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ خاص: میرا دنیاوی نزاع کسی قسم کا مرزا صاحب یا ان کی جماعت سے ہرگز نہیں اور نہ کوئی عداوت ہے لوگوں کی آگہی کے لئے یہ چند سطور لکھیں راہ راست پر لانا اس ہادی برحق کا کام وانعام ہے۔

خلاصہ مذہب قادیانی کا یہ ہے

۱.....قرآن مجید کی نقل اتارنا مثلاً : انا انزلناہ قریبامن القادیان.

۲.....نئے زمین اور آسمان بنانا۔

۳.....حضور ﷺ کے معراج جسمانی کا منکر ہونا۔ قرآن مجید کو اپنے منہ کی باتیں بتانا (اشتہار لیکھرام مارچ ۱۸۹۷ء)

۴.....فرشتے وکواکب کا نام تصور رکھنا۔

۵.....فرشتوں کا زمین پر نہ اترنا۔

۶.....انبیاء علیہم السلام کا کاذب بتانا (ازالہ صفحہ ۶۲۷)

۷.....حضور ﷺ کی وحی کو غلط کہنا۔ جیسے صلح حدیبیہ کے خواب کو غلط کہا۔

۸.....یوسف علیہ السلام نجار کا بیٹا عیسیٰ علیہ السلام کو کہنا۔

۹.....حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کی توہین کرنا۔

۱۰.....اپنے باپ کی مسجد کو مسجد الحرام کے برابر سمجھنا۔

۱۱.....معجزات کو مسمریزم کہنا۔

۱۲.....براہین احمدی کو خدا کا کلام کہنا۔

۱۳.....اپنے آپ کو سچا رسول ونبی کہنا۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۱)

(۱۴) اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی اولاد کہنا۔

۱۵.....ابن مریم کو چھوڑو۔اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

یہ ہے خلاصہ بطور نمونہ ورنہ اس کا مذہب پھر پوچ ہے۔

تمت بالخیر